Al-Watan
Tours & Travels
Hajj & Umrah Group Operator.
Domestic & International Air Ticketing and Visa Services
#:Shop No.15, 16, Shujaiya Bazar, Charminar, Hyderabad.
Ph: 040-66171244 / 9247772786

ST
شجاعیہ ٹائمز
انگریزی ہفت روزہ
Urdu Edition/اردو ایڈیشن

21 اپریل 2025 ☆ تعداد صفحات:4 ☆ قیمت:-/10 روپے

وقف ترمیمی قانون۔ مسلمانوں کو کرنے کے چند کام

اس وقت ہمارے ملک کی فرقہ پرست حکومت یہی صورت حال ہے، مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا، ان کی شناخت پر حملہ کرنا، اور اُن کو دبا کر رکھنا، یہ اِس حکومت کی خصوصی پالیسی ہے، یہ صورت حال یوں تو ایک حد تک 2014ء سے پہلے بھی تھی؛ لیکن 2012ء سے اس کی رفتار بہت تیز ہوگئی، اور کیوں نہ ہو کہ ہندی کا محاورہ ہے ’’سیاں بھئی کوتوال تو اَب ڈر کا ہے کا‘‘ یعنی جب چور اُچکّے اور مجرم قسم کے لوگ خود محافظ بن جائیں تو اب مجرموں کو کس بات کا ڈر؛ چنانچہ اسی جذبہ منافرت کے تحت تین طلاق کا قانون لایا گیا، سی، اے، اے، لایا گیا، بعض ریاستوں میں یونیفارم سول کوڈ لایا گیا، مرکز میں بھی اس کی کوشش کی گئی اور ابھی بھی اس کا خطرہ پورے طور پر ٹلا نہیں ہے، مساجد و مدارس پر ہونے والے حملے بھی اسی کا حصہ ہیں اور اسی کی بدترین شکل قانون وقف 2025ء ہے۔

آپ کوئی بھی اجتماعی، تنظیمی، سیاسی وفلاحی، مذہبی تعلیمی کام کریں، اس کے لئے ایک مرکز کی ضرورت ہوتی ہے، اس مرکز کے لئے زمین اور عمارت مطلوب ہوگی، نماز ادا کرنے کے لئے مسجدیں، تعلیم کے لئے مدرسے اور اسکولس، یتیم بچے اور بچیوں کی پروش کے لئے یتیم خانے، مسافروں کے قیام کے لئے مسافر خانے، رفاہی خدمات کے لئے ایسی زمینیں جن سے کرائے اور زرعی پیداوار حاصل کی جائے، اسی طرح موت کے بعد اسلامی طریقہ پر تدفین کے لئے قبرستان اور درگاہیں، غور کیا جائے تو یہ سب ملت کے لئے شہہ رگ ہیں، ان ہی سے ہماری دینی شناخت، ایمان کا تحفظ، دعوت واصلاح اور رضا کارانہ طور پر شریعت کی تنفیذ متعلق ہے، آر، ایس، ایس میں چونکہ ہندوا نتہا پسند اسکالرس کی بڑی تعداد ہے؛ اسی لئے ان لوگوں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ قانون بنایا ہے اور نفرت کے سوداگروں نے اسے پارلیمنٹ سے پاس کرایا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس قانون کے پاس ہوجانے کے پس منظر میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟ اسی سلسلہ میں چند نکات پیش کئے جاتے ہیں:

۱۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ تمام ملی تنظیموں اور مختلف مسالک کی نمائندہ شخصیتوں کے ساتھ مل کر اس قانون کو ختم کرانے کی جدو جہد کر رہا ہے، پہلے تو اس نے اس قانون کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے Jpc کو کروڑوں کی تعداد میں ایمیل بھجوائے، Jpc کی میٹنگوں میں ہر جگہ سے باشعور مسلمانوں کی نمائندگی کروائی، اپوزیشن لیڈروں اور پارٹیوں نے عوامی اسٹیج پر اور پارلیمنٹ میں کھل کر اس کے خلاف آواز بلند کی، انسانی حقوق کی تنظیموں کے نمائندوں کو ساتھ لیا، دیگر اقلیتوں سے گفتگو کی، ان کو حکومت کے خطرناک عزائم سے آگاہ کیا اور ان کی حمایت حاصل کی، غیر مسلم نمایاں سیاسی وسماجی شخصیتوں کے ساتھ میٹنگیں کیں، پریس کانفرنسیں کیں، بورڈ نے براہ راست اپنے زیر انتظام یا بورڈ میں شامل دیگر تنظیموں کے زیر انتظام دہلی، ممبئی، بنگلور، پٹنہ، وجے واڑہ، کلکتہ، رانچی اور مختلف شہروں میں بڑے اجتماعات کئے، جس میں تمام مسلم تنظیموں کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ سیاسی لیڈروں کو بھی دعوت دی اور مسلم مسائل کو نظر انداز کرنے والا بکا ہوا میڈیا بھی مثبت یا منفی انداز میں اس موضوع کو سامنے لانے پر مجبور ہوا، جمعہ کے بیانات کے ذریعہ مسلمانوں کے گھر گھر یہ پیغام پہنچایا؛ چوں کہ حکومت فریب دے رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ یہ بل مسلم خواتین کے فائدہ کے لئے لا رہی ہے؛ اس لئے خواتین نے بھی پوری قوت کے ساتھ اس احتجاج میں حصہ لیا، دہلی، پٹنہ اور وجے واڑہ میں کافی طاقتور طریقہ پر دھرنے دیئے گئے، ان کوششوں کی وجہ سے پورے ملک میں یہ مسئلہ مسلمانوں اور منصف مزاج شہریوں کی سوچ کا اہم ترین موضوع بن گیا۔

بحمد اللہ بورڈ پوری قوت کے ساتھ ایک مہم کے طور پر اس کام کو انجام دے رہا ہے اور حکومت سے مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ اس قانون کو ہر قیمت پر واپس لے، اس کے لئے وہ سپریم کورٹ میں بھی گیا ہے، احتجاج کا ایک تفصیلی پروگرام بنایا ہے، اور تمام مسلمانوں سے اس میں شرکت کی اپیل کی ہے، ان شاء اللہ عنقریب پورے ملک میں بڑے بڑے احتجاجی جلسے ہوں گے، مقامی حالات کو دیکھتے ہوئے دھرنے دیئے جائیں گے، پرنٹ، الکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعہ مسئلہ کی اہمیت کو اُجاگر کیا جائے گا، خواتین کے بھی بڑے احتجاجی پروگرام رکھے جائیں گے، غیر مسلم دانشوروں اور قائدین کے ساتھ میٹینگیں رکھی جائیں گی، ملک کے بڑے بڑے شہروں میں پریس کانفرنسیں کی جائیں گی، غرض کہ جمہوری طریقہ پر اس قانون کو مسترد کرنے کے جتنے طریقے ہو سکتے ہیں، ان سب کو اختیار کیا جائے گا، مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ بورڈ کی آواز کو متفقہ آواز بنائیں، اس کی ہدایات پر عمل کریں، جہاں آگے بڑھنے کو کہا جائے، وہاں آگے بڑھیں اور جہاں رُکنے کو کہا جائے، وہاں رُک جائیں؛ تاکہ پوری قوت کے ساتھ یہ پُرامن احتجاج جاری رہے۔ اس سلسلے میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے تفصیلی گائیڈ لائن جاری کی ہے جو سوشل میڈیا کے ذریعہ عام بھی ہو چکی ہے، اس کی روشنی میں مقامی حالات کیپیش نظر ہر علاقے کے مو؟ ثر اور سمجھدار کی مشاورت کے بعد احتجاجی کوششوں کو انجام دینا ضروری ہے، اپنے حقوق کی جدو جہد کے لیے آگے آنا اور اس راہ میں قربانی پیش کرنا ہماری دینی وایمانی ذمہ داری ہے۔

یہ بات بھی ذہن میں رہے اس مرحلے میں بہت سے لوگ مسلمانوں کو بھٹکانے کی پوری کوشش کریں گے، حکومت کا آلہ کار بن کر تفرقہ ڈالنے کی سعی کریں گے، مذہبی تنظیموں اور قیادتوں کو بے وزن کرنے کی کوشش کریں گے، ان کے بارے میں بدگمانی پھیلائیں گے اور یہ سب کچھ ملک اور ملت کے لئے غیرت کے نام پر کیا جائے گا تو ایسے فتنہ پردازوں سے خوب بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

۲۔ جو بچے کھچے اوقاف ہیں، ان کی حفاظت کی بھرپور کوشش کی جائے، اسی کوشش کا ایک حصہ یہ ہے کہ جو موقوفہ اراضی کھلی ہوئی حالت میں ہوں، جلد از جلد ان کی احاطہ بندی کی جائی؛ تاکہ حریصانہ نظر رکھنے والے ان زمینوں پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہ کریں، خاص کر مسلم سماج میں کھلے قبرستان اور عیدگاہیں، بہت سی جگہ احاطہ کے بغیر مساجد سے باہر کھلے ہوئے صحن، بعض جگہ مدارس اور مساجد کے مصالح کے لئے باغات اور زرعی زمینیں وقف کی گئی ہیں، ان کی بھی عام طور پر احاطہ بندی نہیں کی گئی ہے، بعض جگہ مسجدیں ویران ہیں، خاص کر ایسی مسجدیں جو قدیم زمانہ میں بادشاہوں اور نوابوں نے تعمیر کی تھیں اور اب اس کے گرد و پیش کی مسلم آبادی ختم ہو چکی ہے، ان سب کی احاطہ بندی ضروری ہے، جو جگہیں ویران پڑی ہوئی ہیں، علماء اور ارباب افتاء کے مشورہ سے دینی وملی ضرورتوں کے لئے ان کے استعمال کی تدابیر پر غور کرنا اور عمل میں لانا چاہئے؛ کیوں کہ جو جگہ استعمال میں رہتی ہے، اس کی حفاظت آسان ہوتی ہے اور جو جگہ ویران ہو جاتی ہے، اس کی حفاظت مشکل ہوتی ہے، یہ حفاظتی انتظام بھی بہت اجر کا کام ہے؛ کیوں کہ یہ ملت کے مفادات اور دین کے شعائر کا تحفظ ہے؛ اس لئے اس پر اولین توجہ کی ضرورت ہے۔

۳۔ جو زمین کسی شخص یا سماج کی ملکیت کے طور پر رجسٹرڈ نہ ہو، حکومت اس کو اپنے قبضہ میں لے لیتی ہے اور پھر من چاہا استعمال کرتی ہے؛ اس لئے ضرورت ہے کہ پہلے کے اوقاف کو بھی اور اب جو اوقاف قائم کئے جائیں، ان کا بھی جلد سے جلد رجسٹریشن کرا لیا جائے؛ تاکہ دستاویزی طور پر ملکیت کا ثبوت فراہم ہو جائے، اس کے لئے قانون دانوں سے مشورہ کیا جائے، پیسے خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو اجتماعی کوششوں کے ذریعہ سے اس کا انتظام کیا جائے اور ہر قیمت پر اس کام کو کرنے کی کوشش کی جائے؛ ورنہ مستقبل میں ہم بہت سی اوقافی جائیدادوں سے محروم ہو جائیں گے۔

۴۔ اول تو وقف بورڈ میں پہلے سے بعض خدا ناترس لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی ناجائز حرکات اور حرام خوری کے واقعات شب وروز سامنے آتے رہتے ہیں، وہ رشوت لے کر اور حکومت کے دباو کے آگے جھک کر قصداً وقف کے مقدمات ہارتے ہیں اور چند روپیوں کے لئے ملت کی قیمتی اَملاک غاصبین کے حوالہ کر دیتے ہیں، حد تو یہ ہے کہ فریق مخالف کے اشارہ پر کاغذات غائب کر دیتے ہیں؛ تاکہ ثبوت پیش ہی نہ ہو سکے اور مخالفین کا ناجائز قبضہ ہو جائے۔

لیکن اب یہ جو وقف قانون آیا ہے، یہ ایسی بدعنوانیوں کے لئے قانون کے دائرہ میں ارتکاب کا راستہ فراہم کرتا ہے؛ اس لئے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ مدرسوں، مسجدوں، فلاحی ورفاہی اداروں، یتیم خانوں، قبرستان کی کمیٹیوں کا ٹرسٹ بنا دیا جائے، بظاہر ٹرسٹ کی شکل میں زیادہ حفاظت ہوسکتی ہے، اور ٹرسٹ کے قانون میں کافی گنجائش ہے کہ مصلحت کے اعتبار سے اختیارات اور ذمہ داریاں تقسیم کی جائیں، مصارف متعین کئے جائیں اور چونکہ اس میں عوامی کمیٹی ہوگی، سالانہ آڈٹ پیش کی جائے گی؛ اس لئے خُرد بُرد کا اندیشہ بھی کم محسوس ہوگا، بہرحال اس سلسلہ میں قانون دانوں سے مشورہ کرنا چاہئے اور جو مفید تر صورت ہوسکتی ہے، اس پر عمل کرنا چاہئے، سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹریشن میں مداخلت کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں، اور وقف کے موجودہ قانون نے وقف کی حفاظت میں خطرہ پیدا کر دیا ہے، بہرحال یہ لیگل مسئلہ ہے اور قانون دانوں کے مشوروں اور مقامی حالات کے اعتبار سے کوئی راستہ اختیار کرنا چاہئے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کا نظام یہ ہے کہ جب کوئی گروہ اللہ کے حکم کو توڑتا ہے اور اس کی نعمت کی ناقدری کرتا ہے تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی پکڑ ہوتی ہے اور وہ نعمت چھین لی جاتی ہے، اوقاف کا مسئلہ بھی ایسا ہی ہے، حکومت نے جس قدر اوقاف پر قبضہ کیا ہے، شاید مسلمانوں کے ناجائز طریقہ پر قبضہ کئے ہوئے اوقاف اس سے کم نہ ہوں، بعض لوگوں نے تو اوقاف پر مکمل قبضہ کر لیا ہے اور اپنی ملکیت کی طرح اس میں تصرف کرتے ہیں، اور بعض جگہ اوقاف کی زمین کرایہ پر لی ہے، جس کا کرایہ پچاس ہزار ہونا چاہئے، اس کا کرایہ سو ڈیڑھ سو روپئے ادا کرتے ہیں، ستم بالائے ستم یہ ہے کہ کم کرایہ پر لے کر زیادہ کرایہ پر لگا دیتے ہیں، خود بیس پچیس ہزار کرایہ وصول کرتے ہیں اور وقف بورڈ کو سو دو سو روپئے ادا کرتے ہیں، اسی غصب، ناجائز قبضہ اور حرام خوری کی وجہ سے شاید اللہ تعالیٰ ہمیں اِس نعمت سے محروم کر رہے ہیں، حد تو یہ ہے کہ درگاہوں کی زمینیں وہ سجادے فروخت کر دیتے ہیں، جن کی دینی نسبت کی وجہ سے لوگ ان کے ہاتھ پاوں چومتے ہیں۔

شاید اوقافی اَملاک کے ساتھ روا رکھا جانے والا یہی جرم ہے، جس کی سزا موجودہ قانون کے ذریعہ ہمیں مل رہی ہے، اور اس کا سہارا لے کر حکومت وقف قانون لائی ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ جو مسلمان وقف کی چوری کے گناہ میں مبتلا ہیں، وہ خود اس سے توبہ کریں، ناجائز پیسوں سے اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی اولاد کو بھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کی ایک بالشت زمین پر ناجائز قبضہ کرے گا تو قیامت کے دن اسے سطح زمین سے لے کر تحت الثریٰ تک زمین کا ٹکڑا بنا کر گلے میں ڈال دیا جائے گا (؟؟؟؟؟) پھر ایسی زمین جو اجتماعی ملکیت ہو اور جس سے سینکڑوں اور ہزاروں لوگوں کے حقوق متعلق ہوں، کوئی اس کے گناہ کا اندازہ کر سکتا ہے؟ بہرحال یہ بہت نازک وقت ہے، حُسن تدبیر بھی ضروری ہے اور گہری فکر بھی ضروری ہے، جرات وہمت کا مظاہرہ بھی ہونا چاہئے اور اعتدال وتوازن کا دامن بھی ہاتھ سے نہیں چھوٹنا چاہئے، اللہ تعالیٰ ان مشکل حالات میں مسلمانوں کی مدد فرمائے اور ہوش مندی کے ساتھ اس میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

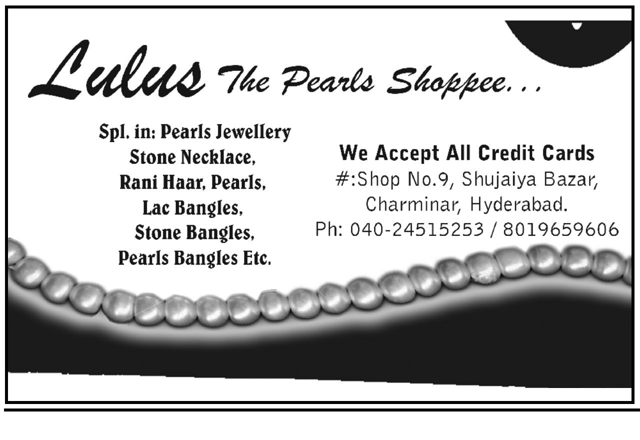

معلوماتی

شجاعیہ ٹائمز

21اپریل 2025ء

حج۔ایک اسلامی فریضہ

حج ایک عظیم فریضہ اور اسلام کا مہتم بالشان رکن ہے۔حج ہر مسلمان، عاقل وبالغ' صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔حج فرض ہونے کے بعد تاخیر نہیں کرنی چاہئے، جو صاحبانِ استطاعت اس سلسلہ میں تساہل برتتے ہیں اور اس عظیم فریضہ کو ترک کرتے ہیں' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے حق میں سخت وعید بیان کی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص زادِراہ اور ایسی سواری کا مالک ہو جو' اُسے بیت اللہ شریف تک پہنچائے اور پھر وہ حج نہ کرے تو اس پر اس بات کا فرق نہیں کہ وہ یہودی مرے یا نصرانی مرے۔اسی سے متعلق اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے: اور اللہ تعالی کے لئے لوگوں پر کعبۃ اللہ کا حج فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھے۔(سورہ آل عمران) (جامع الترمذی) ''حج'' اللہ تعالی کی رِضا وخوشنودی کے لئے کیا جائے، ریاکاری ودکھاوا ہرگز مقصود نہ ہو۔ جو لوگ خالص اللہ تعالی کی رضا کے طالب بن کر حج کرتے ہیں، بے حیائی اور فسق وفجور سے بچتے ہیں، حضور نے ان کے حق میں خصوصی بشارت دی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: ترجمہ: جس نے اللہ تعالی کی رضا کے لئے حج کیا اور اس نے نہ بے حیائی کا کوئی کام کیا اور نہ فسق وفجور کا مرتکب ہوا' وہ اس طرح گناہوں سے پاک ہو کر لوٹے گا گویا اس کو اس کی ماں نے ابھی جنم دیا ہے۔(صحیح البخاری) جامع ترمذی میں حدیث پاک ہے: ایک صاحب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: توشہ سفر اور سواری۔ یہاں یہ بات غور طلب ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص اُس زمانہ کی مروجہ سواریوں کا تذکرہ نہیں فرمایا بلکہ ''الرَّ احِلَۃُ'' ایسا جامع کلمہ فرمایا جس میں موجودہ دور کی تمام بحری، بری اور فضائی سواریاں شامل ہیں۔خوش نصیب ہیں وہ افراد جو حج بیت اللہ اور زیارت روضہ اطہر کی سعادت سے مشرف ہورہے ہیں، بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والوں کے حق میں خود کعبۃ اللہ سفارش کرے گا، بیت اللہ شریف نے باجازت خدا' حضور کی خدمت میں کہا:

ترجمہ: اے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم! تین افراد کے بارے میں آپ فکر نہ کریں! میں ان کے حق میں سفارش کروں گا: (1) وہ شخص جس نے میرا طواف کیا، (2) وہ شخص جو (حج یا عمرہ کے ارادہ سے) نکلا لیکن مجھ تک نہ پہنچ سکا اور (3) وہ شخص جو مجھ تک پہنچنے کی آرزو کیا لیکن استطاعت نہ رکھا۔سورہ آل عمران میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ترجمہ: اور اللہ ہی کے واسطے ان لوگوں پر اس مکان یعنی کعبۃ اللہ کا حج فرض ہے جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت اور قدرت رکھتے ہوں اور جو شخص اس کا منکر ہو (تو اللہ تعالی کو اس کی کوئی پرواہ نہیں) اللہ تعالی تو تمام جہاں والوں سے غنی ہیں (کہ کسی کے نہ ماننے سے اللہ تعالی کا کوئی کام رکتا نہیں بلکہ انکار سے خود اس شخص کا ہی نقصان ہے)۔(سورہ آل عمران)

قرآن کریم سے حج کی فرضیت کا ثبوت: تفسیرات احمدیہ میں لکھا ہے کہ آیت کریمہ:" سے حج کی فرضیت ثابت ہے لیکن مطلقاً نہیں بلکہ اس شخص پر جو کعبۃ اللہ تک پہونچنے پر قادر ہو۔اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ حج فریضہ محکمہ ہے؛ جس کی فرضیت کتاب اللہ (قرآن کریم) کی مذکورہ آیت شریفہ سے ثابت ہے۔حج عمر بھر میں ایک بار فرض ہے ہدایہ میں لکھا ہے کہ "حج" تمام عمر میں صرف ایک بار فرض ہے، اس لئے کہ حج کی فرضیت کا سبب بیت اللہ ہے اور وہ ایک ہے اور علم اصول کا قاعدہ ہے کہ جب تک سبب کی تکرار نہ ہو واجب کی تکرار نہیں ہوتی۔حج کے عمر بھر میں ایک بار فرض ہونے پر صحیح مسلم کی یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے تو تم حج کرو۔ایک صاحب نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہر سال ہم پر حج فرض ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکوت اختیار فرمایا؛ یہاں تک کہ اس شخص نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا۔پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے اس سوال پر میں "ہاں" کہہ دیتا تو ہر سال تم پر حج فرض ہوجاتا؛ جس کی تم طاقت نہ رکھتے۔

حج کے اقسام:۔حج کی تین قسمیں ہیں: (1) حج قران ۔(2) حج تمتع ۔(3) حج افراد۔

(1) حج قران اس حج کو کہتے ہیں جس میں میقات سے اشہر حج میں عمرہ اور حج کی نیت کو ایک ہی احرام میں جمع کیا جائے۔حج قران میں عمرہ کرنے کے بعد بال نہیں نکالے جاتے بلکہ اسی طرح احرام کی حالت میں رہتے ہیں اور جب حج کے دن شروع ہوتے ہیں تو اسی احرام سے حج ادا کرتے ہیں۔

(2) حج تمتع اس حج کو کہتے ہیں جس میں میقات سے اشہر حج میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور مناسک عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھل جاتا ہے پھر جب حج کے دن شروع ہوتے ہیں اس وقت دوبارہ حج کا احرام باندہ کر حج ادا کیا جاتا ہے۔ اکثر افراد حج تمتع ہی کیا کرتے ہیں۔

(3) حج افراد اس حج کو کہتے ہیں جس میں صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور مناسک حج ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے۔

اشہر حج (حج کے مہینے): شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتداء دس دن اشہر حج کہلاتے ہیں۔ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اشہر حج: شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتداء دس ہیں۔

حج کے ایام: حج کے پانچ دن ہیں: 8/9/10/11/اور 12/ ذی الحجہ۔

حج کے فرائض: فرائض حج تین (3) ہیں: (1) احرام ۔(2) وقوف عرفات۔ (3) طواف زیارت۔(1) احرام: اس سے مراد دل سے حج کی نیت کرنا اور تلبیہ (لبیک) کہنا ہے۔(2) وقوف عرفات: 9! ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے بعد سے 10! ذی الحجہ کی صبح صادق کے درمیان میدان عرفات میں کچھ دیر کے لئے کیوں نہ ہو ٹھیرنا' یہ وقوف، حج کا عظیم ترین رکن ہے۔زوال کے فوری بعد وقوف کا آغاز کرنا مسنون ہے۔

(3) طواف زیارت: 10! ذی الحجہ کی صبح سے 12! ذی الحجہ کے دن، سورج غروب ہونے سے پہلے تک کسی بھی وقت بیت اللہ شریف کا طواف کرنا۔

واجبات حج:۔واجبات حج چھ (6) ہیں: (1) وقوف مزدلفہ: دس (10) ذی الحجہ کو صبح صادق کے بعد مزدلفہ میں وقوف کرنا' اس کا انتہائی وقت طلوع آفتاب سے پہلے تک ہے۔

(2) صفا' مروہ کے درمیان سعی کرنا۔(3) رمی جمار: جمرات کو کنکریاں مارنا۔(4) حج قران اور حج تمتع کرنے والوں کے لئے قربانی کرنا۔

(5) حلق: سر کے بال منڈانا' یا قصر: بال کتروانا۔(6) آفاقی (میقات سے باہر رہنے والے) کے حق میں مکہ مکرمہ سے واپسی کے موقع پر طواف وداع کرنا۔**نوٹ:** ان واجبات میں سے اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو خواہ قصداً یا سہواً ترک کیا ہو تو ایک دم یعنی ایک بکرا قربانی کرنا واجب ہے۔

حج کا پہلا دن: حج کا پہلا دن (یوم الترویہ): آٹھ (8) ذی الحجہ کو نماز فجر مکہ مکرمہ میں پڑھکر طلوع آفتاب کے بعد منی کی طرف روانہ ہوں۔

منی: منی مکہ مکرمہ سے تقریبا پانچ (5) کیلو میٹر کے فاصلہ پر دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔**نوٹ:** منی کی روانگی کے لئے موجودہ دور میں معلم کی جانب سے گاڑی کا نظم ہوتا ہے، حجاج کرام کو ان کی قیامگاہ (ہوٹل) سے گاڑیوں کے ذریعہ منی پہنچایا جاتا ہے، اکثر گاڑیاں سات (7) ذی الحجہ کی رات ہی منی روانہ ہو جاتی ہیں اس لئے بہتر ہے کہ نماز عشاء کے بعد ہی احرام باندہ لیں۔ کیونکہ (7) ذی الحجہ کی رات منی روانہ ہونے میں شرعا کوئی حرج نہیں۔منی جاتے وقت راستہ بھر تلبیہ' درود شریف اور دعاؤں میں مصروف رہیں، ظہر سے پہلے منی پہونچ جائیں اور آٹھ ذی الحجہ کی ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور 9! ذی الحجہ کی فجر جملہ پانچ نمازیں منی میں پڑھنا اور وہیں رات گزارنا سنت ہے۔نوٹ: مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد سے منی کی روانگی سے پہلے تک اگر پندرہ دن نہ ہوئے ہیں تو حج کی تمام (چار رکعت والی) فرض نمازوں میں قصر کریں۔منی میں واقع مسجد خیف کے قریب ٹھہرنا مستحب ہے ورنہ حسب سہولت جہاں موقع ہو ٹھہر سکتے ہیں، (حکومت کی جانب سے منی میں حجاج کرام کے لئے خیمے لگائے جاتے ہیں، جس پر معلم کا نمبر ہوتا ہے، وہاں بھی قیام کیا جاسکتا ہے) منی میں حسب سہولت رات بھر تلبیہ' استغفار اور دعائیں کرتے رہیں اور درود شریف کثرت سے پڑھیں۔**نوٹ:** منی میں اگر کسی وجہ سے خیمہ حدود منی کے باہر ہو تو حدود منی میں داخل ہو کر کسی مناسب مقام پر قیام کریں۔

حج کا دوسرا دن: حج کا دوسرا دن نو (9) ذی الحجہ (یوم عرفہ) آج حج کا اہم ترین دن ہے جس میں حج کا عظیم رکن "وقوف عرفہ "ادا کیا جاتا ہے۔

9! ذی الحجہ کو منی میں نماز فجر پڑھلیں، نماز کے بعد تکبیر تشریق کہیں۔

(9! ذی الحجہ کی فجر سے 13! ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد تین بار تکبیر تشریق کہنا افضل ہے)۔اس کے بعد تلبیہ (لبیک)' ذکر اور درود شریف میں مشغول رہیں۔سورج طلوع ہونے کے بعد جب کچھ دھوپ نکل آئے تو منی سے عرفات کی طرف روانہ ہوں۔

وقوف عرفہ: 9! ذی الحجہ کی زوال کے بعد سے 10! ذی الحجہ کی صبح صادق کے درمیان ایک لمحہ کے لئے بھی عرفات میں وقوف ہوجائے تو رکنِ حج ادا ہوجاتا ہے۔لیکن زوال سے غروب آفتاب تک عرفات میں وقوف کرنا واجب ہے، عرفات میں بطنِ عرنہ کے علاوہ جہاں چاہیں ٹھہر سکتے ہیں، البتہ جبلِ رحمت کے پاس وقوف کرنا افضل ہے۔تلبیہ واذکار' دعا واستغفار اور چہارم کلمہ توحید پڑھنے میں مشغول رہیں، زوال سے پہلے کھانے اور دیگر ضروریات سے فارغ ہو کر غسل کریں جو کہ مسنون ہے ورنہ وضو کرلینا کافی ہے، امام کے ساتھ مسجد نمرہ میں نماز پڑھ رہے ہوں تو ظہر وعصر کو ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے، مسجد نمرہ کے علاوہ عرفات میں اپنے مقام پر نماز ادا کر رہے ہوں تو ظہر کے وقت ظہر اور عصر کے وقت عصر پڑھیں۔نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک تضرع وزاری کے ساتھ درود شریف ذکر ودعاء کرتے ہوئے وقوف کریں۔ سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جائیں اور راستہ تمام تلبیہ' تکبیر' درود شریف اور دعاؤں کا اہتمام کرتے رہیں۔

مزدلفہ پہونچ کر غسل کرنا مسنون ہے ورنہ وضو کافی ہے اگر مغرب کی نماز کا وقت باقی ہو تب بھی مغرب ہرگز نہ پڑھیں، جب عشاء کا وقت شروع ہو جائے تب مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ایک اذاں اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کی نیت سے پڑھیں، مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو عشاء کے وقت جمع کر کے پڑھنا واجب ہے، جماعت کے ساتھ ادا کرنا افضل ہے، مغرب کی فرض کے ساتھ سنت نہ پڑھیں بلکہ عشاء کی فرض پڑھیں اس کے بعد پہلے مغرب کی سنت پھر عشاء کی سنت و وتر پڑھیں مزدلفہ میں رات گذارنا سنت مؤکدہ ہے۔

(بقیہ صفحہ 4 پر)

حلقۂ ذکر الٰہی' تعلیمات اسلامی ودینی تربیتی مجالس

بروز جمعرات

☆ بعد عصر تا مغرب: حلقۂ ذکر جہری ووعظ (بمقام درگاہ حضرت سیدنا میر شجاع الدین صاحب قبلہ رحمت اللہ علیہ، عیدی بازار حیدرآباد)۔

بروز جمعہ

☆ 2-00 تا 3-00 بجے: خطاب' علامہ مولانا سید شاہ عبیداللہ قادری' آصف پاشاہ صاحب قبلہ (بمقام جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد) نماز جمعہ بوقت 3-15 بجے

☆ بعد نماز جمعہ: مجلس درود وذکر، نذرانۂ سلام بحضور خیر الانام ﷺ۔

بروز ہفتہ

☆ دینی تربیتی کیمپ

بعد مغرب تا اتوار کی عشاء

ذکر واذکار، وظائف و درود، فقہی وبنیادی مسائل، تذکرۃ الاولیاء، مراقبہ، پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجد واشراق کی عملی تربیت

(بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

بروز اتوار

☆ دوپہر 2 تا 3 بجے: حلقۂ ذکر، درس حدیث، خطبات غوث الاعظمؓ، فقہی مسائل، تذکرۃ الاولیاء۔

بروز پیر

☆ بعد نماز مغرب تا عشاء حلقہ ذکر ودرس بمقام بارگاہ حضرت حافظ سید عبداللہ شاہ شہیدؒ عیدی بازار، حیدرآباد۔

بروز منگل

☆ مغرب تا عشاء: درس تصوف، سوال وجواب (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

☆ بعد گیارہ روزہ محافل

روزانہ: بعد نماز مغرب ذکر جہری (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ، عقب جامع مسجد شجاعیہ چارمینار، حیدرآباد۔

زیرنگرانی وزیرسرپرستی

حضرت العلامہ مولانا

سید شاہ عبیداللہ قادری'
آصف پاشاہ صاحب قبلہ

سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہؒ، متولی وخطیب جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد۔

زیرانتظام:

انجمن خادمین شجاعیہؒ آندھراپردیش

040-66171244

تصانیف شعبہ نشرواشاعت انجمن خادمین شجاعیہ

☆ کشف الخلاصہ ☆ مناجات ختم قرآن مجید ☆ دینی تعلیمی نصاب

☆ خطبات شجاعیہؒ ☆ سیرت شجاعیہؒ ☆ مناقب شجاعیہؒ

☆ دل کی بیماریاں اور ان کا علاج ☆ رسالہ فضائل رمضان ☆ اوراد ووظائف

Books of Shujaiya Anjuman-e-Khadimeen

☆Kashful Qulasa ☆Munajat-e-Khatm-e-Quran ☆Deeni Taleemi Nisab ☆Qutbat-e-Shujaiya ☆Seerat-e-Shujaiya ☆Manaqab-e-Shujaiya ☆Dil Ki Bimariyan aur inka Ilaaj

Books Available at : کتابیں حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

#:Khanqahe Shujaiya, Backside Jama Masjid Shujaiya Charminar Hyderabad. PH:040-66171244

معلوماتی

شجاعیہ ٹائمز
انگریزی ہفت روزہ

21اپریل 2025ء

سورۃ الاعراف

1. اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے بیزاری (و دست برداری) کا اعلان ہے ان مشرک لوگوں کی طرف جن سے تم نے (صلح وامن کا) معاہدہ کیا تھا (لیکن اُنہوں نے معاہدہ توڑتے ہوئے حالتِ جنگ کو پھر بحال کر دیا) o2. پس (اے مشرکو!) تم زمین میں چار ماہ (تک) گھوم پھر لو (اس مہلت کے اختتام پر تمہیں جنگ کا سامنا کرنا ہوگا) اور جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور بیشک اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ o3. (یہ آیات) اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب سے تمام لوگوں کی طرف حجِ اکبر کے دن اعلانِ (عام) ہے کہ اللہ مشرکوں سے بے زار ہے اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی (ان سے بری الذمّہ ہے)، پس (اے مشرکو!) اگر تم توبہ کر لو تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ تم ہرگز اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے، اور (اے حبیب!) آپ کافروں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیں o

6. اور اگر مشرکوں میں سے کوئی بھی آپ سے پناہ کا خواستگار ہو تو اسے پناہ دے دیں تا آنکہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر آپ اسے اس کی جائے امن تک پہنچا دیں، یہ اس لئے کہ وہ لوگ (حق کا) علم نہیں رکھتے o

7. (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہو سکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے۔ o7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہو سکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے o.9 انہوں نے آیاتِ الٰہی کے بدلے (دنیوی مفاد کی) تھوڑی سی قیمت حاصل کر لی پھر اس (کے دین) کی راہ سے (لوگوں کو) روکنے لگے، بیشک بہت ہی برا کام ہے جو وہ کرتے رہتے ہیں o

حدیث شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بظاہر تو پراگندہ بال اور غبار آلود (یعنی نہایت خستہ حال اور پریشان صورت) نظر آتے ہیں جن کو (ہاتھ یا زبان کے ذریعہ) دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے لیکن وہ (خدا کے نزدیک اتنا اونچا درجہ رکھتے ہیں کہ) اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو یقیناً پورا کرے۔" (مسلم)

" جن کو دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے" اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ لوگ واقعتاً دنیاداروں کے دروازوں پر جاتے ہیں ان کو وہاں سے دھکیلا جاتا ہے کیونکہ جو لوگ اللہ کے لئے دنیا کی ظاہری زینت وعزت کی چیزوں سے دور رہتے ہیں، ان کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کوئی ایسا کام کریں گے جس سے ذلت اٹھانا پڑے، بلکہ اس جملہ سے مراد یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی روحانی عظمتوں کا راز ان کی شکستہ حالی میں پوشیدہ ہوتا ہے اور ان کا ظاہر، ان کے باطن کا اس حد تک سرپوش ہوتا ہے کہ اگر بالفرض وہ کسی کے گھر جانا چاہیں تو لوگوں کی نظر میں ان کی کوئی قدر و منزلت نہ ہونے کی وجہ سے ان کو دروازہ ہی پر روک دیا جائے مکان میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ جب وہ دروازوں سے دھکیلے جا سکتے ہیں تو ان کو مجلسوں اور محفلوں میں آنے سے بطریق اولی روکا جا سکتا ہے اور اس میں حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ ان کی حقیقت لوگوں پر ظاہر ہو اور وہ ایسی حالت میں رہیں جس سے لوگ ان کی طرف مائل و ملتفت ہوں، تاکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے کوئی انس و رغبت نہ ہو۔ پس حقیقت میں اللہ تعالیٰ ان پاک نفس بندوں کو دنیاداروں اور ظالموں کے دروازوں پر کھڑے رہنے اور ان کے حرام مال کے کھانے پینے سے محفوظ رکھتا ہے، جیسا کہ کوئی شخص اپنے مریض کو آب وہوا اور نقصان دہ غذاؤں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اپنے مولیٰ کے در کے علاوہ اور کسی دروازے پر حاضری نہیں دیتے اور اپنے کمال استغناء اور بے نیازی کی وجہ سے اپنے پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔

"اور اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں الخ" کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اللہ پر اعتماد کر کے اور اس کی قسم کھا کر یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کام کرے گا یا فلاں کام نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کرتا ہے بایں طور کہ ان کے کہنے کے مطابق اس کام کو کرتا ہے یا نہیں کرتا۔

حج کے فضائل قرآن وحدیث کی روشنی میں

حج کی فضیلت قرآن کی روشنی میں :۔ پہلا وہ گھر خدا کا: بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوئی، وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے۔ اس کو خیر و برکت دی گئی تھی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکزِ ہدایت بنایا گیا تھا۔ اس میں کُھلی ہوئی نشانیاں ہیں، ابراہیم علیہ السلام کا مقامِ عبادت ہے۔ اور اس کا حال یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا امامون ہو گیا۔ لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔ اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔ (آلِ عمران)

یاد کرو وہ وقت جبکہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے اس گھر (خانہ کعبہ) کی جگہ تجویز کی تھی (اس ہدایت کے ساتھ) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔ اور لوگوں کو حج کے لیے اذنِ عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار آئیں تاکہ وہ فائدے دیکھیں جو یہاں ان کے لیے رکھے گئے ہیں۔ اور چند مقرر دنوں میں ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے انہیں بخشے ہیں۔ خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی دیں۔ پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں۔ اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔ یہ تھا (تعمیرِ کعبہ کا مقصد) اور جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا احترام کرے تو یہ اس کے رب کے نزدیک خود اسی کے لیے بہتر ہے۔ (سورۃ الحج)

حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں۔ جو شخص ان مقرر مہینوں میں حج کی نیت کرے، اسے خبردار رہنا چاہیے کہ حج کے دوران میں اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی بدعملی، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو۔ اور جو نیک کام تم کرو گے، وہ اللہ کے علم میں ہوگا۔ سفرِ حج کے لیے زادِ راہ ساتھ لے جاؤ، اور سب سے بہتر زادِ راہ پرہیزگاری ہے۔

پس اے ہوشمندو! میری نافرمانی سے پرہیز کرو۔ اور اگر حج کے ساتھ ساتھ تم اپنے رب کا فضل بھی تلاش کرتے جاؤ، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ پھر جب عرفات سے چلو، تو مشعرِ حرام (مُزدلفہ) کے پاس ٹھیر کر اللہ کو یاد کرو اور اُس طرح یاد کرو جس کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے، ورنہ اس سے پہلے تو تم لوگ بھٹکے ہوئے تھے۔ پھر جہاں سے اور سب لوگ پلٹتے ہیں وہیں سے تم بھی پلٹو اور اللہ سے معافی چاہو، یقیناً وہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

حج کی فضیلت احادیث کی روشنی میں: اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم جہاد کو بہت بڑی عبادت سمجھتے ہیں تو پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل جہاد ''حجِ مقبول'' ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کے لیے حج کرے پھر حج کے دوران کوئی فحش بات کرے اور نہ گناہ کرے تو وہ حج کر کے اس طرح بے گناہ واپس لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اسے بے گناہ جنم دیا تھا۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ خشعم کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرے ضعیف باپ پر حج فرض ہے مگر وہ سواری پر نہیں جم سکتے۔ تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کر لو۔ (بخاری شریف)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس سفرِ حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ ایسا اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں''۔ (جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج اور عمرہ پے در پے کیا کرو کیونکہ حج اور عمرہ دونوں فقر و محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح لوہا اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ اور ''حج مبرور'' کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔ (جامع ترمذی، سنن نسائی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اس کے اپنے گھر میں پہنچنے سے پہلے اس کو سلام کرو اور مصافحہ کرو اور اس سے مغفرت کی دعا کے لئے کہو۔ کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ (مسند احمد) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کا جو بندہ حج یا عمرہ کی نیت سے یا راہ خدا میں جہاد کے لئے نکلا۔ پھر راستہ ہی میں اس کو موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے واسطے وہی اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے جو حج و عمرہ کرنے والوں کیلئے یا راہ جہاد کرنے والے کے لیے مقرر ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی)

آدابِ حرمین شریفین: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے ''حرم'' ہونے کا اعلان کیا تھا اور میں مدینہ کے ''حرم'' قرار دیئے جانے کا اعلان کرتا ہوں۔ اس کے دونوں طرف کے دروں کے درمیان پورا رقبہ واجب الاحترام ہے۔ اس میں خون ریزی کی جائے اور نہ کسی کے خلاف ہتھیار اٹھایا جائے۔ جانوروں کے چارے کی ضرورت کے سوا درختوں کے پتے بھی نہ جھاڑے جائیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ مکہ میں ہتھیار اٹھائے۔ (صحیح مسلم)

شجاعیہ ٹائمز

معلوماتی

21اپریل2025ء

حج ۔ ایک اسلامی فریضہ

(بقیہ صفحہ 2 کا)

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تلبیہ' تکبیر' درود شریف' اور تضرع وزاری کے ساتھ دعاؤں میں مشغول رہیں، مزدلفہ میں صبح صادق سے اجالا ہونے کے درمیان وقوف کرنا واجب ہے خواہ تھوڑی دیر ہی کیوں نہ ہو، طلوعِ آفتاب تک وقوف کرنا سنت ہے، اور فجر کی نماز اول وقت ادا کرنا مستحب ہے۔ منی میں تین دن رمی جمار کرنے کے لئے ستر (70) کنکریاں جو کھجور کی گٹھلی سے بڑی نہ ہوں اور چنے کے دانے سے چھوٹی نہ ہوں، چن کر ساتھ رکھ لیں۔

حج کا تیسرا دن 10 ذی الحجہ: 10! ذی الحجہ کی صبح، جب طلوع آفتاب کا یقین ہو جائے تو مزدلفہ سے منی کے لئے روانہ ہو جائیں اور راستہ میں بدستور ذکر ودعا، استغفار وتلبیہ جاری رکھیں اور درود شریف کی کثرت کریں۔ 10! ذی الحجہ کا دن حجاج کرام کے لئے نہایت مصروف دن ہے، اس لئے حاجیوں کے لئے نمازِ عید نہیں رکھی گئی ہے، منی پہونچتے ہی پہلا عمل رمی کرنا ہے صرف جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کریں جمرہ عقبہ پر پہلی کنکری مارنے سے پہلے ہی تلبیہ روک دیں۔ رمی کرنے کا مسنون ومستحب وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے، مباح وقت زوال سے غروب تک ہے، اور غروب سے صبح صادق تک مکروہ وقت ہے۔ یعنی زوال سے پہلے رمی کرنا مستحب ہے، زوال کے بعد سے غروب تک کرنا جائز ہے، اور غروب کے بعد سے صبح صادق تک کرنا مکروہ ہے۔ دوسرا کام قربانی ہے: حج افراد کرنے والوں پر حج کی قربانی واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ حج قران اور حج تمتع کرنے والے افراد پر قربانی کرنا واجب ہے۔

تیسرا کام حلق یا قصر: قصر (بال کتروانے) کے بالمقابل حلق (سر منڈانا) افضل ہے، اس کا وقت 10 / 11 / 12۔ ذی الحجہ ہے لیکن دسویں ذی الحجہ کو کروانا افضل ہے۔ حجامت کے وقت قبلہ رو بیٹھنا اور دائیں جانب سے شروع کرنا سنت ہے، حلق کرانے کے بعد احرام کھول دیں۔ رمی' قربانی اور حلق کے بعد طواف زیارت کیلئے مکہ مکرمہ روانہ ہو جائیں اور طواف زیارت اپنے معمول کے لباس میں ادا کریں، اگر پہلے سعی نہ کی ہوں تو اس طواف کے بعد سعی کرلیں اس طواف میں رمل بھی کریں اور اگر سعی پہلے کر چکے تھے تو پھر اس طواف میں رمل نہ کریں، طواف زیارت کا وقت 10! ذی الحجہ کی صبح صادق سے 12! ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے، لیکن۔ 10! ذی الحجہ کو طواف کرنا افضل ہے۔ حرم شریف سے واپس ہوکر رات منی میں گذاریں کیونکہ رات منی میں گذارنا مسنون ہے۔

حج کا چوتھا دن 11 ذی الحجہ: 11! ذی الحجہ کے دن تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے، پہلے سات کنکریاں چھوٹے شیطان کو ماریں، رمی کے بعد کچھ آگے بڑھ جائیں اور قبلہ رو ہاتھ اٹھا دعاء کریں، حضور قلبی کے ساتھ حمد وصلوۃ اور استغفار ودعاء • میں اگر موقع ہو تو (کم سے کم بیس قرآنی آیتیں پڑھنے کے وقت تک، ورنہ حسب سہولت) مشغول رہیں اسکے بعد درمیانی شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور تحمید' تہلیل' تکبیر' درود شریف اور دعاء میں اتنی ہی دیر مشغول رہیں، پھر جمرہ عقبہ (بڑا شیطان) کی رمی کریں اسکے بعد رمی کرنا نہیں ہے اس لئے رمی کے بعد نہ ٹھیریں اور نہ دعاء کریں بلکہ آگے بڑھ جائیں۔ رمی کا وقت مسنون زوال سے غروب تک ہے اور غروب تا صبح صادق بلا عذر کریں تو کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ اور کوئی عذر کی وجہ رات میں ہی کریں تو مکروہ نہیں ہے۔ 10! ذی الحجہ کو طواف نہیں کیا گیا تھا تو گیارہ کو طواف کے لئے مکہ مکرمہ چلے جائیں اور طواف کرلیں، منی واپس ہو جائیں اور رات منی میں ہی گذاریں۔

حج کا پانچواں دن 12 ذی الحجہ: 12! ذی الحجہ کے دن گیارھویں کی طرح زوال کے بعد اسی ترتیب سے تینوں جمرات کی رمی کریں (جمرہ اولی کو سات کنکریاں اور جمرہ وسطی کو سات اور پھر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں) اسکے بعد غروب آفتاب سے پہلے مکہ معظّمہ چلے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں تاہم مسنون یہ ہے کہ 13! تاریخ کو رمی کر کے جائیں اور آفتاب غروب ہوجائے تو پھر 13! کی رمی کئے بغیر جانا مکروہ ہے، اور 13! ذی الحجہ کی صبح منی میں ہو جائے تو پھر تیرھویں کی رمی کرنا واجب ہے رمی کئے بغیر جانا جائز نہیں، اس صورت میں تیرھویں کے دن بھی اسی ترتیب اور اسی طریقہ سے تینوں جمرات کی رمی کریں، (جمرہ اولی پر سات کنکریاں اور جمرہ وسطی پر سات اور پھر جمرہ عقبہ پر سات کنکریاں ماریں) اس رمی کا وقت صبح سے مغرب تک ہے البتہ زوال کے بعد وقت مسنون ہے۔

طواف وداع: طواف وداع آفاقی (میقات کے باہر سے آنے والے) کے لئے واجب ہے افضل یہ ہے کہ بوقت واپسی طواف وداع کی نیت کے ساتھ طواف کیا جائے اس طواف میں نہ اضطباع ہے اور نہ رمل، اس طرح اسکے بعد سعی کرنا بھی نہیں، طواف کے بعد حسب قاعدہ دوگانہ ادا کریں، ملتزم سے چمٹ کر خوب دعا کریں، بابِ کعبہ پر غلاف کعبہ کو پکڑ کر تضرع وزاری کے ساتھ دعا کریں مقام ابراہیم اور زمزم کے پاس آکر درود شریف کی کثرت کریں، پھر جو چاہیں دارین کی سعادت کے لئے گڑگڑا کر دعائیں کریں۔

طواف وداع کے موقع پر بیت اللہ شریف سے جدائی پر دل میں رنج وغم حزن وملال کی کیفیت پیدا کریں، اشک آور آنکھوں سے خانہ کعبہ کی طرف نہایت حسرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے دوبارہ حاضری کی تمنا کے ساتھ تعظیماً اُلٹے پیر چل کر حرم شریف سے باہر نکلیں۔ روضہ حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مقدسہ قبولیت حج کی سند اور شفاعت کی ضمانت ہے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میرے روضہ پاک پر حاضری دی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی یقیناً اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ اللہ تعالی ہم میں جو بھی صاحب استطاعت ہیں سب کو حج کرنے اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق مناسک حج وعمرہ ادا کرنے اور آداب زیارت مقدسہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

ماہِ شوال سے ہی حج کے مبارک سفر کی تیاریاں کی جانے لگتی ہیں، اسی لیے اس کا شمار اشہرِ حج میں کیا جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے (مفہوم): حج کے مہینے مقرر ہیں، اس لیے جو شخص ان میں حج لازم کرے وہ اپنے بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ کرنے اور جھگڑے لڑائی کرنے سے بچتا رہے اور تم جو نیکی کروگے اس سے اللہ تعالی باخبر ہے اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو، سب سے بہترین توشہ اللہ کا ڈر ہے اور اے عقل مندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو۔ (البقرہ:۱۹۷)

اسلام کے پانچ ارکان: ۔ اسلام کے جو پانچ ارکان ہیں، حج ان میں سے ایک ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے؛ (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (۱) اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا اور (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (بخاری شریف) حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے؛ (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا اور (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (بخاری شریف)

حج کے فضائل بھی احادیث میں بڑی کثرت سے وارد ہوئے ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص رضاء الٰہی کے لیے حج کرتا ہے، اس طرح کہ اس میں کسی قسم کی فحش اور برائی کی بات نہ کرے اور کسی قسم کی معصیت اور گناہ میں مبتلا نہ ہو تو وہ حج کے بعد اپنے گھر، گناہوں سے اس طرح پاک ہوکر واپس لوٹے گا، جس طرح پیدائش کے وقت ماں کے پیٹ سے گناہوں سے پاک، دنیا میں آیا تھا۔ (بخاری شریف) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان اور جہاد کے بعد سب سے افضل عمل وہ حج ہے جو ہر قسم کی برائیوں سے پاک ہو۔ (بخاری شریف) ظاہر ہے جب حج اتنی اہم ترین عبادت ہے، جس پر اتنے عظیم ثواب کے وعدے ہیں، تو اتنی اہم عبادت کی تیاری اور ادائیگی بھی اسی اہتمام کے ساتھ کی جانی چاہیے اور چوں کہ حج میں خاصا وقت اور مال وغیرہ بھی صرف ہوتا ہے۔ حج میں جانے سے پہلے مندرجہ ذیل باتوں کا اطمینان کرلیں:

استخارہ :۔ استخارہ کے متعلق حضور نبی کریم ﷺ کے بہت سے ارشادات وارد ہوئے ہیں، اس لیے کسی بھی اہم کام کو انجام دینے سے پہلے استخارہ کرلینا بہت مناسب ہے، اس سے انسان اپنے کیے پر پشیمان وشرمندہ نہیں ہوتا، کیوں کہ استخارہ کا مطلب ہی ہے 'اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنا' لیکن استخارہ انھیں امور میں مشروع ہے، جس کے دونوں پہلو جائز اور برابر ہوں، اس لیے فرض حج کے متعلق ہرگز یہ استخارہ نہ کرے کہ حج کو جاؤں یا نہیں بلکہ یہ استخارہ مناسب ہے کہ کس ذریعے یا کس طریقہ سے جاؤں، کس ٹور وغیرہ سے جانا مناسب ہوگا وغیرہ۔ نفلی حج میں یہ استخارہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ اس رقم سے نفلی حج کروں یا کسی دوسرے دینی مصرف میں خرچ کروں۔

اصلاحِ نفس :۔ اصلاحِ نفس کی یوں تو ہر شخص کو ہر وقت ضرورت ہے، خصوصاً وہ حضرات جنھیں ربِ کعبہ کے دربار میں حاضری کا موقعہ نصیب ہو رہا ہو، تا کہ کیے کرائے پر پانی نہ پھر جائے۔ مثلاً: سفر میں ہونے والی ناگزیر صعوبتوں کے اثر سے جھگڑے اور فساد کی نوبت نہ آجائے یا دیگر کسی ضروری کام اور عبادتوں میں سستی وغیرہ کا شکار نہ ہو جائے۔

توبہ :۔ توبہ کے اصل معنی ہیں؛ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو چھوڑ کر گذشتہ پر پچھتاوے کے ساتھ آئندہ نیکوکار بن کر زندگی گزارنے کا پختہ عزم کرنا۔ حج کے مبارک سفر میں روانہ ہونے سے پہلے اس بات کا بھی اہتمام کریں کہ اللہ تعالیٰ کی ہر چھوٹی بڑی نافرمانی سے سچے دل سے توبہ کر چکے ہوں اور جن لوگوں کے حقوق واجب الادا رہ گئے ہوں، انھیں ادا کردیں۔ ایسا کرنے پر پہلے سے زیادہ نیکیوں کی توفیق اور ان میں حلاوت کا احساس ہوگا۔ ان شاء اللہ

محققین کے نزدیک توبہ کمال کی شرط ہے یعنی اعمال میں نورانیت بغیر توبہ کے پیدا نہیں ہوتی، گو عمل قبول ہوجائے۔ اس کی مثال اس طرح سمجھیے کہ ایک غلام ہے، جس نے اپنے آقا کی نافرمانیاں کی ہیں، پھر وہ اپنے آقا کو راضی کرنا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ پہلے گذشتہ خطاؤں کی معافی حاصل کرے، پھر خدمت کرے، ورنہ اس کی خدمت کا کچھ فائدہ نہیں، آقا خواہ فراخ دلی کی وجہ سے کچھ کہے یا نہ کہے اور چاہے خدمت سے برطرف بھی نہ کرے لیکن اس طرح آقا کا دل خوش ہوتا ہے نہ غلام کا، ایک کانٹا سا دونوں کے دلوں میں کھٹکتا رہتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ حج کے مبارک سفر میں روانہ ہونے سے قبل ''توبہ'' کا خصوصی اہتمام کرے۔

حقوق العباد کی ادائیگی :۔

حقوق العباد کی کم لوگ پرواہ کرتے ہیں، جب کہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا ادا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ غور کیجیے تو بعض معنوں میں حقوق العباد کا ادا کرنا حقوق اللہ سے بھی زیادہ اہم ہے، اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات تو غنی ہے، اسے کسی کے سجدوں وغیرہ کی کوئی حاجت نہیں لیکن ہم سے متعلق اللہ کے بندے ہمارے ہی طرح ایک دوسرے کے تعاون کے محتاج ہیں۔ ایسے میں ان کی حق تلفی کرنا، نہایت سنگین ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ بھی حقوق العباد کے متعلق کوئی فیصلہ تب تک صادر نہیں فرماتے، جب تک انسان خود اپنے اہلِ تعلق سے اپنی کی ہوئی کوتاہی کی معافی نہ مانگ لے۔ حقوق العباد کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر اہمیت ہے کہ کوئی اسلام قبول کرے، تو اس کے اس عمل سے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، مگر حقوق العباد اس سے بھی معاف نہیں ہوتے۔ مثلاً: کسی شخص کو ناحق تکلیف دی، کسی کا مال دبالیا وغیرہ، جب تک صاحبِ حق معاف نہ کردے یہ حقوق معاف نہیں ہوتے۔ اسی کو کہا گیا کہ اسلام واعمالِ صالحہ سے ذنوب (گناہ) معاف ہوتے ہیں، حقوق معاف نہیں ہوتے۔

Edited, Printed, Published & Owned by : Syed Shah Obaidullah Qadri, Managing Editor: S.M.Ibrahim Qadri, Sub-Editor: Syed Baquar
Print at: Aijaz Printing Press S.No. 22-8-81, Chatta Bazar, Hyderabad. Published from:Office Shujiya Times D.No.22-5-918/15/A, Charminar Hyderabad-2. PH:66171244,Tel/Fax:24515253, Email:shujaiyatimes@yahoo.com, Facebook:Shujaiyatimes.HYD Website: www.shujaiya.com